خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

30-مارچ 1998ء | سوموار

روزنامہ الفضل ربوہ
خطبہ نمبر 7
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
CPL 61
213029

جلد 48-83 نمبر 70 | سوموار 30- ذیقعدہ 1418ھ- 30-امان 1377ہش 30-مارچ 1998ء

خرید و فروخت میں سچائی کی اہمیت

خرید و فروخت کرنے والے سچ بولیں اور مال میں اگر کوئی عیب یا نقص ہے تو اسے بیان کر دیں تو اللہ تعالیٰ ان کے اس سودے میں برکت دے گا اور اگر وہ دونوں جھوٹ سے کام لے کر کسی عیب کو چھپائیں گے یا ہیرا پھیری سے کام لیں گے تو اس سودے میں سے برکت نکل جائے گی۔

دنیا کو اکٹھا کرنے کیلئے رحمت کی صفت بہت ضروری ہے

ہر دائرہ کے نگران محبت کے ساتھ دعاؤں کی عادات ڈالیں

دعوت الی اللہ میں تقویٰ کے باریک تقاضوں کو ضرور مد نظر رکھیں

بیت الفضل لندن میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خطبہ فرمودہ 27-مارچ کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: 27 مارچ 1998ء حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے پاکستان کے احباب جماعت کو مجلس مشاورت کے حوالے سے ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ فرمایا- حضرت صاحب کا خطبہ حسب معمول احمدیہ ٹیلی ویژن پر لائیو ٹیلی کاسٹ کیا گیا اور سات دیگر زبانوں میں رواں ترجمہ بھی ساتھ نشر ہوا- حضرت صاحب نے فرمایا کہ آج ربوہ میں جماعت احمدیہ پاکستان کی مجلس شوریٰ کا آغاز ہوا ہے جماعت پاکستان کی خواہش ہے کہ میں اس موقعہ پر مجلس مشاورت کے حوالے سے بعض نصائح کروں- حضرت صاحب نے فرمایا کہ دنیا کو اکٹھا کرنے کے لئے رحمت کی صفت بہت ضروری ہے- کلام الٰہی نے ہمیں یہ سبق دیا ہے کہ ہر دائرہ کار کا نگران اپنے ماتحتوں کے لئے دعا کرے اور محبت کے ساتھ کرے اس کے بغیر دنیا امت واحدہ نہیں بن سکتی-

حضرت صاحب نے فرمایا ہم نے اپنے اپنے دائروں میں لوگوں کے دل جیتنے ہیں اور اب یہ معاملہ 160 ممالک تک پھیل چکا ہے- ہم کو ہر انسان سے محبت کر کے ان کے لئے دعائیں کرنا ہے- مجلس شوریٰ پاکستان کو اپنے حالات میں اس بات کو یاد رکھنا چاہئے- مخالف ہوائیں بھی چل رہی ہیں جو اس کے برعکس نتیجہ ظاہر کرنا چاہتی ہیں- ہم نے سب نومبایعین کو بھی اور پرانے احمدیوں کو بھی اکٹھے باندھے رکھنا ہے-

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایک وقت میرے پاکستان سے جانے کے بعد پاکستان کی جماعت پر یہ آیا تھا کہ احمدیوں میں انتشار پیدا کرنے کی کوشش کی گئی تھی اس میں مخالفوں کا ریڈیو اور ٹی وی بھی ان کا مددگار تھا- اور اس صورت حال کا مقابلہ کرنے کا کوئی راستہ نہ نکلتا تھا- خدا تعالیٰ نے احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعے آسمان سے اس کا جواب دیا- اب میری آواز گھر گھر پہنچنے لگی ہے- اس کے ذریعے سے ایک انقلاب رونما ہونے کی داغ بیل ڈالی گئی ہے- یہ توفیق آج دنیا کی کسی اور جماعت کو حاصل نہیں کہ چوبیس گھنٹے اس کو ایک امام کی رہنمائی حاصل ہو اب خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں بھاری تعداد میں ایسے اینٹینا زمہیا ہو گئے ہیں کہ امام جماعت کی آواز جو سب لوگوں کو باندھنے میں ممد ہوتی ہے اس کے ذریعے سے روزانہ بلاناغہ ان تک پہنچ رہی ہے- حضرت صاحب نے ڈش اینٹینا ز کے استعمال میں حکمت اور دانائی سے کام لینے کی نصیحت فرمائی تاکہ مخالفین کو فساد پھیلانے کا موقع نہ مل سکے-

حضرت صاحب نے فرمایا کہ گناہوں کا کوئی کفارہ استغفار کے بغیر ممکن نہیں- استغفار سے گناہ جھڑتے ہیں اور گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں-

حضرت صاحب نے مشورے کے نظام کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر سطح پر مشورے ہونے چاہئیں- شوریٰ کے لئے چلنے سے پہلے بھی اور واپس جا کر بھی-

حضرت صاحب نے شوریٰ کے نمائندگان کو نصیحت فرمائی کہ وہ واپس جا کر اپنے اپنے علاقوں میں چھوٹی چھوٹی مجالس منعقد کریں اور جو باتیں میں نے بیان کی ہیں ان کو اپنے وجود کا حصہ بنا کر ان پر عمل کریں- مشاورت کی دیگر کارروائی کو بھی دل کے کوزوں میں سمیٹ لیں اور محفوظ کریں اور دوسرے احباب جماعت تک پہنچائیں- اس ضمن میں حضرت صاحب نے یہ اہم نصیحت فرمائی کہ پہلے سے کہی گئی باتوں کو دوہرانے کی ضرورت نہیں بلکہ یہ غور کیا جائے کہ ان پر عمل کس طرح کیا جائے- عمل کے بارے میں حضرت صاحب نے کلام الٰہی کے حوالے سے فرمایا کہ جب فیصلہ ہو جائے تو پھر پورے عزم سے اس پر عمل کیا جائے- عزم کے لئے توکل ضروری ہے- جس عزم میں توکل نہ ہو اس پر عمل نہیں ہو سکتا-

حضرت صاحب نے فرمایا کہ عزم میں جتنا تقویٰ ہو گا اتنا عزم مضبوط ہو گا- جو مشورہ تقویٰ سے دیا جائے اور جو عزم سے کیا جائے اس سے پیچھے ہٹنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا- حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایک عزم آپ کر چکے ہیں کہ پاکستان میں احمدیت کا قدم لازماً آگے بڑھانا ہے اور ہمارے اس جائز عزم کو کوئی نہیں روک سکتا- اس کے تقاضے عقل اور فراست کو چاہتے ہیں وہ عقل کامیاب ہوتی ہے جو ایمان اور تقویٰ کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے- پاکستان کی ساری جماعتوں کو تقویٰ کے معیار کے لحاظ سے پورا اترنا چاہئے- حضرت صاحب نے فرمایا جماعتوں کو بار بار جھنجھوڑیں، صبح، شام، رات، بار بار ایسا کریں- یہاں تک کہ ان کی آنکھیں کھلیں-

حضرت صاحب نے داعیان الی اللہ کو فرمایا کہ بعض بیعت کنندگان نے تقویٰ سے پورا کام نہیں لیا- صرف مردم شماری میں نومبایعین کو احمدی لکھوانا کافی نہیں بلکہ ان کی تربیت کرنا بھی ضروری ہے ان کو چندوں کے نظام میں شامل کرنا، نمازوں میں باقاعدہ بنانے کی کوشش کرنا ضروری ہے- بیت الذکر میں ان کو بار بار لانا ضروری ہے- دل کا تقویٰ جانچیں- مجھے دکھانے اور بھرتی کی خاطر دعوت الی اللہ نہ کریں- اگر آپ محض نمبر بڑھانے کے لئے دعوت الی اللہ کر رہے ہیں تو ہرگز خدا ان کو قبول نہیں کرے گا- ایسے احمدی بالآخر آپ سے بے وفائی کریں گے- حضرت صاحب نے فرمایا آئندہ جو احمدی دعوت الی اللہ کرے گا اس کا اپنا حال بھی دیکھا جائے- وہ چندوں میں اور نماز باجماعت میں تیز ہے یا نہیں- حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ اس کام سے رک جائیں- یہ ہرگز مراد نہیں- کام جاری رکھیں مگر تقویٰ سے دعوت الی اللہ کریں-

حضرت صاحب نے آخر میں دعا کی کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے کہ تقویٰ کی باریک راہوں پر چل کر، ان سے ہٹ کر نہیں احمدیت کو پھیلاتے جائیں- اور (مخالف) کی کوششوں کو ناکام و نامراد کر دیں-

احمدیہ ٹیلی ویژن کے اہم تازہ پروگرام

پیر - 30 مارچ 1998ء

7-00 صبح-اردو کلاس
11-05 دوپہر-درس کلام الٰہی
3-10 سہ پہر- سپورٹس- آل ربوہ اطفال الاحمدیہ سپورٹس
7-10 رات-ہومیو پیتھی کلاس

منگل 31- مارچ 1998ء

7-30 صبح-اردو کلاس
11-00 دوپہر-پشتو پروگرام-خطبہ
3-00 سہ پہر-طبی معاملات
7-00 رات-ترجمہ کلام الٰہی کلاس

آئندہ سے خطبہ 5 بجے شام ہوگا احمدیہ ٹیلی ویژن کے اوقات میں تبدیلی

○ برطانیہ میں اتوار (29 مارچ) سے موسم گرما کے اوقات شروع ہو رہے ہیں لہٰذا آئندہ سے خطبہ جمعہ سمیت تمام پروگرام ایک گھنٹہ پہلے ٹیلی کاسٹ ہوا کریں گے۔

خطبہ اب شام 5 بجے ٹیلی کاسٹ ہوگا۔ اور ترجمہ کلام الٰہی کلاس شام 8 بجے کی بجائے 7 بجے شروع ہوگی۔ ترجمہ کلام الٰہی کلاس ہر منگل اور بدھ کو ٹیلی کاسٹ ہوتی ہے۔ احباب پہلے سے مطبوعہ پروگراموں کو ایک گھنٹہ پیچھے کر لیں۔

اعلانات برائے لجنات

○ مقالہ جات دفتر لجنہ پاکستان میں جمع کروانے کی مقررہ تاریخ 16- اگست 1998ء ہے۔ عنوانات درج ذیل ہیں۔

دین حق میں عورت کا مقام (2) فضائل کلام الٰہی (3) پہلا پارہ کا لفظی ترجمہ (مقرر کردہ نظارت تعلیم القرآن) پورے سال میں 100% ممبرات کو ذہن نشین کروائیں۔ اس پر عمل درآمد منصوبہ ٹیچر ٹریننگ کے مطابق کیا جائے۔ (4) سہ ماہی نصاب 100 فی صد ممبرات کو ذہن نشین کروائیں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ پاکستان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کی خاطر جان پیش کرنے والے جب تک موجود ہیں اس وقت تک ناممکن ہے کہ قوم مرجائے

اگر دنیا کے شر و فساد سے بچانے والی کوئی چیز ہے تو وہ (عبادت) ہی ہے

خطبہ ارشاد فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ 19- دسمبر 1997ء بمطابق 19 فتح 1376 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا (-)

- (اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے اس) کے مضمون سے دو باتیں ہیں جو ظاہر ہیں- ایک تو (عبادت) اور صبر کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے استعانت مانگنے کا ارشاد ہوا ہے- (-) اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگا کرو- (-) یقیناً اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے- اور دوسری (جگہ) میں یہ مضمون ہے- (-) اور ہرگز اس کو مردہ نہ کہو جو اللہ کی راہ میں قتل کیا گیا (-) مردے نہ کہو ان کو- اموات جمع ہے اس لئے یوں کہنا چاہئے ان کو مردے قرار نہ دو (-) بلکہ وہ تو زندہ ہیں (-) لیکن تمہیں اس بات کا شعور نہیں ہے کہ ان کی زندگی کی حقیقت کیا ہے-

ان (-) کا آج کے خطبے سے اس طرح تعلق ہے کہ (عبادت) کے تعلق میں میں گزشتہ خطبوں میں مضمون بیان کر رہا ہوں اور اس میں صبر کی جو نصیحت ہے اسے خصوصیت کے ساتھ میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں- اور دوسرا اس لئے کہ پاکستان سے مظفر احمد صاحب شرما کی (راہ خدا میں جان قربان کرنے) کی اطلاع ملی ہے جن کے متعلق میں کچھ مزید باتیں بیان کروں گا لیکن ایک بات قطعی ہے کہ ان کو مردہ قرار نہیں دیا جا سکتا- یہ زندہ ہیں لیکن تم لوگ نہیں جانتے-

صبر کا تعلق جو (عبادت سے) باندھا گیا ہے اس کے دو پہلو ہیں جن پر نظر رکھنی چاہئے- ایک تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنی ہے صبر کے ساتھ- یعنی مدد مانگتے چلے جانا ہے اور اس بات میں جلدی نہیں کرنی کہ کب اللہ تعالیٰ کی نصرت آئے- اور یہ مدد (عبادت) کے ذریعے مانگی جائے اور ایسی (عبادت) کے ذریعے مانگی جائے جس پر صبر ہو- یعنی صبر کا ایک معنی (-) یہ ہے کہ نیکیوں پر دوام اختیار کیا جائے- جب ایک دفعہ ان کو پکڑ بیٹھیں تو پھر چھوڑنا نہیں- یہ صبر کا مضمون دونوں طرف یکساں چسپاں ہو رہا ہے- یعنی ایک تو صبر کے نتیجے میں تم نے جو خدا سے دعا مانگنی ہے وہ (عبادت) کے ذریعے مانگنی ہے اور (عبادت) پر بھی صبر اختیار کرنا ہے کیونکہ بعد میں نتیجہ یہ نہیں نکالا کہ (یقیناً اللہ عبادت کرنے والوں کے ساتھ ہے) بلکہ فرمایا ہے (-) (اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے) تو دونوں صبروں کا بیک وقت ذکر ہے- (-) یہ بات کھل جاتی ہے کہ کسی غم اور صدمے کی طرف اشارہ ہو رہا ہے- عام حالتوں میں بھی (عبادت) پر صبر کرنا چاہئے لیکن جب کسی کی طرف سے کوئی اذیت پہنچے' کوئی قومی نقصان کا خدشہ ہو یا قومی نقصان ہو جائے تو اس صورت میں لازماً مدد اور صبر دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ایسے اٹوٹ رشتے میں بندھے ہوئے ہیں کہ ان کو الگ نہیں کیا جا سکتا- اگر صدمے پر بے صبری کرو گے اس کا کوئی بھی فائدہ حاصل نہیں ہو گا- اگر صدمے کے نتیجے میں صبر اختیار کر کے دعائیں کرو گے جو خصوصاً (عبادت) میں ہونی چاہئیں تو اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ (یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے)

(-) اگرچہ (راہ خدا میں جان کی ہر قربانی) کا ہمیں دکھ پہنچتا ہے جو لازم ہے کہ پہنچے لیکن اللہ تعالیٰ کی اس نصیحت کو کبھی نہیں بھولنا چاہئے کہ خدا کی راہ میں جو (قربان) ہوتے ہیں وہ عام موتیں نہیں ہیں ان میں اور عام اموات میں ایک نمایاں فرق ہے اور اس فرق کو ہم شعور کے طور پر محسوس نہیں کر سکتے یعنی باشعور طور پر ہم اس فرق کو پہچان نہیں سکتے- ایسے (جان قربان کرنے والے) گزشتہ زمانے میں' (-) میں ہوئے جن کے آسمان پر خدا کے حضور حاضر ہونے کا اور جو آپس میں مکالمہ ہوا ہے اس کا الہاماً (-) کو بتا دیا گیا- حالانکہ سوال و جواب تو بہت دور کے قصے ہیں وہ قیامت جس کے بعد یہ سوال و جواب ہونے ہیں اس قیامت کی دوری کا تو آپ اندازہ بھی نہیں کر سکتے- پس جب ایک (راہ خدا میں قربان ہونے والے) کے واقعات سنائے جاتے ہیں تو صاف پتہ چلتا ہے کہ وہ واقعات اگر اسی وقت گزرے تھے اور آئندہ کی خبریں نہیں تھیں' یعنی اس شرط کے ساتھ میں کہہ رہا ہوں کہ اگر وہ اسی وقت گزر چکے تھے' تو پھر یہ عام مردوں سے ایک الگ

مضمون ہے- **یعنی (خدا کی راہ میں جان قربان کرنے والوں) کو جنت کی زندگی ان کے قتل کے فوراً بعد عطا کر دی جاتی ہے-** شاید یہی مضمون ہو جو فرمایا گیا ہے کہ تم شعور نہیں رکھتے- اور زندہ ہیں اور تم شعور نہیں رکھتے' اس کا ایک اور پہلو بھی ہے کہ ان کی وجہ سے قوم زندہ رہتی ہے- اور یہ شہادتیں ہیں جو ہمیشہ کے لئے قوم کی زندگی کی ضمانت دیتی ہیں اور تمہیں بھول جاتا ہے' تمہیں اس بات کا شعوری طور پر احساس نہیں رہتا کہ یہی وہ لوگ ہیں جن کی وجہ سے ہم زندہ ہیں- اگر شہادتیں نہ ہوں تو باقی پیچھے رہنے والوں کی زندگی کی بھی کوئی ضمانت نہیں- **وہ جو خوشی سے اپنے آپ کو خدا کے حضور (جان کی قربانی) کے لئے پیش کرتے ہیں ان کو زندہ کیا جاتا ہے اور ان کے ساتھ قوم زندہ ہو جاتی ہے- اور جب تک (خدا کی راہ میں جان قربان کرنا زندہ رہے گا) قوم زندہ رہے گی- یعنی خدا کی خاطر جان پیش کرنے والے جب تک موجود ہیں اس وقت ناممکن ہے کہ قوم مر جائے-** اور یہ شعور جو ہے پوری طرح آپ کو حاصل نہیں اور اللہ تعالیٰ گواہی دے رہا ہے کہ ایسا ہی ہوا کرتا ہے-

تیسری بات' ان کی زندگی کا ہمیں علم نہیں یعنی شعور نہیں جب کہ ہر نیک مرنے والا بھی تو عملاً زندہ ہو جاتا ہے یعنی اس کو ایک دوسری زندگی ملتی ہے تھوڑی دیر کے لئے- پھر وہ ایک ایسی حالت میں سے گزرتا ہے جسے عالم برزخ کہا جاتا ہے- پھر لمبے عرصے کے لئے سو جاتا ہے اور اس وقت اٹھایا جائے گا جس زمانے کی دوری کا ہمیں علم نہیں- اس مضمون کا (خدا کی خاطر جان قربان کرنے) کے مضمون سے کوئی فرق ہونا چاہئے- اگر فرق نہیں ہے تو یہ (کیوں کہا جا رہا) ہے کہ وہ زندہ ہیں مگر تمہیں شعور نہیں- یہ وہ حالت ہے جس کو واقعتہً ہم تصور میں نہیں لا سکتے سوائے اس کے کہ زندگی کی علامتیں ان پر چسپاں کر کے دیکھیں- تو باشعور انسان جو زندہ ہو' اس کو اگر پوری طرح شعور ہو تو اس کا اپنے پچھلوں سے بھی ایک تعلق قائم رہتا ہے- اور یہی وجہ ہے کہ ان لوگوں کے متعلق یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ بعد میں آنے والوں کے لئے دعائیں کرتے ہیں' وہ اللہ کے حضور ان کی خیر چاہتے ہیں- **پس (خدا کی خاطر جان قربان کرنے والوں) کی زندگی کا تعلق خدا تعالیٰ سے اس رنگ میں ہے کہ وہ اس سے عرض حال کرتے ہیں' دعائیں کرتے ہیں کہ ہمارے پچھلوں کو بھی وہ اپنے فضل سے نوازے اور اپنے پچھلوں کا خیال رکھتے ہیں** حالانکہ مردوں کو اپنے پچھلوں کا کوئی خیال نہیں ہوا کرتا- پس یہ ان کا خیال رکھنا بتا رہا ہے کہ ان کی زندگی ان کے پچھلوں کو بھی روحانی لحاظ سے اور مادی دنیوی لحاظ سے زندہ کر گئی ہے- یعنی یہ نئی زندگی جو ان کو ملی ہے اس کا ان کے پسماندگان سے ایک ایسا گہرا تعلق ہے جو عام مردوں کو نہیں ہوا کرتا-

اور بھی بہت سی باتیں ہوں گی کیونکہ (-) خدا تعالیٰ فرما رہا ہے کہ تم شعور نہیں حاصل کر سکتے اس میں اگر ہمیں پورا شعور حاصل ہو جائے تو پھر وہ بات غلط ہو جائے گی' اس لئے میں اندازے پیش کر رہا ہوں- میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی مراد ہو گی' یہ بھی مراد ہو گی مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمیں پوری طرح شعور ہے۔ اتنا یقین رکھنا چاہئے بہر حال، خواہ ہمیں شعور ہو یا نہ ہو کہ یہ لوگ زندہ ہیں مردہ نہیں ہیں۔

اس کے بعد میں **مظفر احمد (راہ خدا میں جان دینے والے کی قربانی)** کا ذکر کرتا ہوں۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے جدائیوں کے دکھ تو ہوتے ہیں لیکن (اس بات) نے ایسی تسلی دی ہے کہ ان کے بعد غم اور واویلے میں یعنی گہرے غم اور واویلے میں تبدیل نہیں ہونے چاہئیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو یہ وعدہ ہے کہ یہ اور قسم کے لوگ ہیں، یہ بھی زندہ ہیں تمہیں پورا شعور حاصل نہیں ہے اس وجہ سے ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا کرنا چاہئے کہ ہماری جماعت میں بھی خدا تعالیٰ نے (راہ خدا میں جان دینے والوں) کا ایک سلسلہ جاری کر دیا ہے۔ یہ (جانی قربانیاں) جو نیک کاموں میں مصروف رہنے کی وجہ سے دشمن کے چیلنج کے باوجود پیش کی جائیں یہ (راہ خدا میں جان کی قربانیاں) بہت ہی قابل قدر ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ (جان کی قربانی) کے خوف سے کام نہیں روکنا۔ دشمن خواہ جو کر گزرنا چاہے کرے لیکن اس ڈر سے کہ ہم قتل نہ ہو جائیں کام نہیں روکنا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی (دعوت الی اللہ) میں جو اللہ تعالیٰ نے نصیحت فرمائی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو حکمت سے کام لو وہ بھی ضروری ہے۔ بیک وقت دو چیزیں ہیں جن کے میزان کا نام کامیاب (دعوت الی اللہ) ہے۔

اور اللہ تعالیٰ اگرچہ (راہ خدا میں جان قربان کرنے) کے متعلق ہمیں یہ خوشخبری عطا کر رہا ہے کہ بہت بڑی چیز ہے لیکن غازیوں کے متعلق بھی تو اللہ تعالیٰ نے (کلام الٰہی) میں بہت کچھ لکھا ہے۔

پس جب بھی مجھے (راہ خدا میں جان قربان کرنے) کے لئے دعا کی درخواست آتی ہے اور (جان کی قربانی) کے متعلق مظفر (۔) کو ایک ذرہ بھی اس میں شک نہیں تھا کہ میں یہاں (راہ خدا میں جان دے) سکتا ہوں مگر ایک لمحہ کے لئے بھی ان کے قدم نہیں ڈگمگائے۔ میرے پاس پتہ نہیں ان کے پرانے خطوط محفوظ ہیں کہ نہیں لیکن جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے ان خطوں میں (راہ خدا میں جان قربان کرنے) کا ایسا سرسری ذکر ہوا کرتا تھا جیسے کوئی اتفاقاً رسمی سی چیز ہے اس کا کوئی خوف ان کے دل پر طاری نہیں تھا۔ یہ عزم صمیم لئے ہوئے تھے کہ میں نے اپنے کام کو لازماً جاری رکھنا ہے اور کوئی دنیا کی طاقت مجھے اس کام سے روک نہیں سکتی۔

ان کے متعلق میں پہلے مختصر تعارف کرا دوں یہ کون تھے؟ کس کے بیٹے تھے اور کس کے پوتے تھے؟ مظفر شرما (۔) قائم مقام امیر اضلاع شکار پور، جیکب آباد، سکھر، گھوٹکی، چاروں الگ الگ اضلاع ہیں جو ان کے تابع تھے۔ یہ قائم مقام امیر تھے چار اضلاع کے شکار پور، جیکب آباد، سکھر اور گھوٹکی۔ یہ محترم عبدالرشید صاحب شرما امیر جماعت ہائے اضلاع شکار پور، جیکب آباد، سکھر، گھوٹکی کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی عدم موجودگی کی وجہ سے ان چاروں اضلاع کے یہی امیر تھے۔ ان کے دادا منشی عبدالرحیم صاحب شرما ہندو سے (احمدی) ہوئے تھے۔ اور بہت ہی اخلاص رکھتے تھے۔ یہ انہی کا اخلاص ہے جو آج ان کے پوتوں کی (راہ خدا میں جان کی قربانی) کی صورت میں بول رہا ہے۔

تفصیل اس واقعہ کی یہ ہے کہ 12 دسمبر 1997ء کو محترم مظفر احمد صاحب شام پونے آٹھ بجے اپنی بھابھی محترمہ غزالہ بیگم صاحبہ بیوہ مبارک احمد (۔) اور ان کی بچیوں کو گاڑی پر سوار کرنے کے لئے ریلوے سٹیشن لے جا رہے تھے۔ یہاں لفظ (وفات یافتہ) لکھنا درست نہیں ہے کیونکہ ان کے بڑے بھائی مبارک بھی (راہ خدا میں قربان) ہوئے تھے اور اسی مقام پر آپ نے (راہ خدا میں جان دینے) کا اعزاز پایا تھا جہاں ان کو گولیاں مار کے (راہ خدا میں ہلاک) کیا گیا۔ عین وہی مقام تھا۔ مبارک احمد کو میں اس لئے (راہ خدا میں جان قربان کرنے والا) کہہ رہا ہوں کہ اگرچہ وہ کئی سال ان زخموں کے بعد زندہ رہے۔ جو کلہاڑیوں سے بڑے گہرے زخم لگائے گئے تھے جسم کے مختلف حصوں پر اور سر پر، لیکن یہ وہی زخم تھے جن کے نتیجے میں آخر ان کی وفات ہوئی ہے۔ پس جو تسلسل قائم ہوا ان زخموں کا جو دین کی دشمنی میں لگائے جائیں اور اسی بیماری کی حالت میں کوئی کچھ عرصہ بعد فوت ہو اس کو (وفات یافتہ) کہنے کی بجائے (راہ خدا میں جان قربان کرنے والا) لکھنا چاہئے اور مجھے ذرہ بھی شک نہیں کہ ان کے بڑے بھائی بھی (راہ خدا میں قربان ہوئے) تھے اور جس طرح ان کی بیماری کی اطلاعیں مل رہی تھیں لازماً وہی زخم تھے جن کا دکھ کچھ دیر اور برداشت کرنا ان کے لئے مقدر تھا۔ پس (راہ خدا میں جان قربان کرنا) بھی تھی اور (اس) کے ساتھ (۔) جو جسمانی تکلیفیں ہوا کرتی ہیں وہ ممتد ہو گئی تھیں۔

چنانچہ مظفر احمد صاحب اپنی بھابی یعنی ان کی بیوہ محترمہ غزالہ بیگم صاحبہ کو گاڑی پر سوار کرانے کے لئے ساتھ لے جا رہے تھے، تانگے پر وہ سوار تھیں اور مظفر احمد صاحب (۔) موٹر سائیکل پر پیچھے پیچھے آ رہے تھے۔ سول ہسپتال کے قریب پٹرول پمپ کے سامنے پیچھے سے ایک موٹر سائیکل آیا۔ تانگہ پر جو ان کے بھائی کی بچی بیٹھی ہوئی تھی اس نے اس کو اپنی جیب میں ہاتھ ڈالتے دیکھا اور اس کے فوراً بعد فائرنگ کی آواز آئی اور مظفر احمد (۔) اسی وقت زمین پر گر گئے۔ بھابی نے مظفر احمد کو اٹھایا۔ ابھی وہ زندہ تھے اور جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ (راہ خدا میں جان کی قربانی) ہی تھی خواہ کچھ دیر بعد ہسپتال میں وفات ہو یا کچھ سال لگنے کے بعد وفات ہو یہ (راہ خدا میں جان کی قربانی) ہی ہے اس میں کوئی فرق نہیں۔ چنانچہ ہسپتال لے جایا گیا اور ہسپتال میں زخموں کی تاب نہ لا کر آپ نے جان، جان آفریں کے سپرد کی۔

محترم مظفر احمد شرما کی عمر، جب یہ (راہ خدا میں قربان) ہوئے ہیں۔ بیالیس سال تھی۔ نہایت مخلص اور فدائی، پیشے کے لحاظ سے وکیل تھے لیکن کبھی عملاً وکالت نہیں کی۔ اس کے باوجود ان کا اتنا اثر و رسوخ تھا اور اتنا ان کی نیکیوں کا سارے شہر میں چرچا تھا کہ بڑے بڑے دانشور بھی آپ کے ساتھ بہت محبت رکھتے تھے اور ان کو شکار پور پریس کلب کے جنرل سیکرٹری کے طور پر انہوں نے منتخب کیا ہوا تھا۔ باوجود اس کے کہ احمدیت کے خلاف وہاں بہت تعصب پھیلایا جاتا ہے ان کے ساتھ ذاتی تعلق کا یہ ثبوت ہے کہ ان کو باقاعدہ غیروں نے مشترکہ طور پر اپنے پریس کلب کے جنرل سیکرٹری کے طور پر چنا ہوا تھا۔ ایک موقع پر، ایک تقریب پر ان کے اثر کو یہ بات بھی ظاہر کرتی ہے کہ چار ضلعوں کے ڈپٹی کمشنران کے بلاوے پر اس تقریب میں شامل ہوئے۔

1985ء میں بھی اس خاندان نے بہت بڑی مالی قربانیاں پیش کی ہیں۔ شکار پور میں یہ اکیلا احمدی گھرانہ تھا اور اس خاندان نے پوری ثابت قدمی کے ساتھ ہر مصیبت کو برداشت کیا ہے ان کے والد کو میں ذاتی طور پر بڑی دیر سے جانتا ہوں، ان کا کارخانہ تھا جس کے اوپر بہت ہی ظالمانہ حملہ کیا گیا اور سب کچھ برباد کر دیا گیا لیکن ان کے ثبات قدم میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ میں نے ان کو تسلی کا خط لکھا۔ انہوں نے مجھے تسلی کا خط لکھا۔ (۔) ہم اپنی گریہ وزاری صرف اپنے رب کے حضور پیش کریں گے اور ہمیشہ کرتے چلے جائیں گے کیونکہ صبر نے ہمیں یہ تلقین کی ہے کہ خواہ ظاہری طور پر تمہیں اپنی دعاؤں کا نتیجہ دکھائی دے یا نہ دے تم نے مسلسل دعائیں جاری رکھنی ہیں اور ان دعاؤں کا نتیجہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دینا ہے۔

پس اس پہلو سے جہاں ان پسماندگان کے لئے آپ دعائیں کریں اور دعائیں جاری رکھیں وہاں اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری کریں (۔)

ہمیں صبر بہر حال کرنا ہے اور اس صبر کے ساتھ میں ساری جماعت کی طرف سے ان کے پسماندگان سے تعزیت کا اظہار کرتا ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ وہ (اللہ نے چاہا تو) بفضلہ تعالیٰ اپنے صبر پر پورے ثبات قدم کے ساتھ قائم رہیں گے۔ مظفر احمد (۔) (کا) جنازہ غائب جمعہ و عصر کے معاً بعد یہاں (ہو گا)

اب میں (عبادت) کے مضمون پر جانے سے پہلے حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی وفات پر جو مسلسل دنیا سے خطوط آ رہے ہیں ان کے متعلق یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ناممکن ہے میرے لئے اور میرے عملے کے لئے کہ ان کا جواب دے سکیں۔ لیکن یہ میں تسلی دلاتا ہوں کہ تمام خطوط پر میں خود نظر ڈالتا ہوں۔ دیکھتا ہوں کس نے لکھا ہے، کیا لکھا ہے اس لئے جو ان کے دل کی خواہش ہے وہ تو پوری ہو گئی جب میں نے نظر ڈال لی۔ اور اس وقت جو ان لوگوں کے لئے دل سے دعا اٹھتی ہے وہ بھی اس خواہش کا ہی ایک حصہ ہے۔ پس اگر میری طرف سے رسیدگی کا خط بھی نہ جائے تو ہرگز اس ملال میں نہ پڑیں اور اس شبہے میں مبتلا نہ ہوں کہ وہ خط نظر سے گزرا ہی نہیں۔ ایک ایک خط بلا استثناء جب تک میں دیکھ نہ لوں اس وقت تک میری رات تک کی کارروائی بند نہیں ہوتی۔ یعنی فائل الگ پڑی رہتی ہے۔ جب تک میں دیکھ نہ لوں اس وقت تک میں اپنا دفتر بند نہیں کرتا اس لئے آپ لوگ مطمئن رہیں۔

اور **صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب** کے لئے ضمناً میں نے جو تحقیق اور کی ہے اس پر میں حیران ہوا ہوں ایک بات پر کہ **خدا تعالیٰ نے جو غیر معمولی عمر کی خبر دی تھی حضرت (بانی سلسلہ) کی تمام مردانہ اولاد میں ان کے برابر کسی نے عمر نہیں پائی۔** "خلاف توقع" کا لفظ حیرت انگیز طور پر پورا ہو رہا ہے۔ اس خلاف توقع لفظ نے ہی مجھے اس تحقیق پر مجبور کیا۔ میں پہلے سمجھتا تھا حضرت بھائی جان مرزا عزیز احمد صاحب کی عمر ان سے زیادہ لمبی تھی اور بھی کئیوں کی طرف خیال گیا، حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کے متعلق خیال گزرا کہ ان کی عمر لمبی تھی۔ ہر ایک کو ان کی پیدائش اور وفات کے لحاظ سے دیکھ لیا گیا ہے اور **حضرت (بانی سلسلہ) کی نرینہ اولاد در اولاد**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یعنی وہ جو آپ کی ذریت میں سے ہیں اور مرد ہیں ان میں سے کسی کو سوائے ان کے اتنی لمبی عمر نصیب نہیں ہوئی۔ پس یہ جو الہامات کے متعلق ہم کہتے ہیں کہ خود بولتے ہیں کہ ہاں ہم اطلاق پا رہے ہیں تو یہ الہام بھی اس طرح بول رہا ہے کہ لازماً آپ کا ذکر تھا کیونکہ "خلاف توقع" بات کی جا رہی تھی اور "خلاف توقع" ایک ہی شخص کے متعلق پورا ہونا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ ان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔ آپ کے متعلق جو الہامات کا سلسلہ تھا وہ بہت پختہ اور ایسا یقینی تھا کہ کسی شخص کی خیال آرائی کا اس سے کوئی تعلق نہیں وہ لازماً پورا ہوا ہے۔

اب میں (عبادت) کے متعلق جو حضرت (بانی سلسلہ) کے اقتباسات ہیں دوبارہ ان کو شروع کرتا ہوں کیونکہ اب (بابرکت مہینہ) بھی آنے والا ہے اور ہمیں ضرورت ہے کہ ہم اپنی (عبادات) کو سنواریں اور یہ ضرورت آج کل کے حالات کی وجہ سے اور بھی زیادہ ہے کیونکہ **ہمیں اگر دنیا کے فساد اور شر سے بچانے والی کوئی چیز ہے تو وہ (عبادت) ہی ہے اور اس کے سوا اور کوئی صورت ہم کمزوروں کے بچنے کی نظر نہیں آتی۔** اور (عبادت) کو سنواریں جس میں ہماری زندگی بند ہے۔ بعض لوگوں کو کہانیوں میں یوں بیان کیا گیا ہے کہ گویا ان کی زندگی طوطے میں بند تھی جو ایک پنجرے میں بند تھا۔ اگر واقعتہً ایسی بات ہو سکتی تھی، جو نہیں ہو سکتی، تو یہ کہانیاں ضرور پیغام دے رہی ہیں۔ میرے نزدیک یہ کہانیاں یہی پیغام دے رہی ہیں کہ (ایمان والوں) کی زندگی بھی ایک خاص چیز سے وابستہ ہے اگر وہ اس کو زندہ رکھیں گے تو وہ بھی زندہ رہیں گے۔ پس دنیا کی کہانیوں میں تو طوطا ہے جس میں کسی کی جان بند تھی ہمارا طوطا ہماری (عبادت) ہے جب (عبادت) مر گئی تو سب کچھ مر گیا، جب (عبادت) زندہ رہی تو ہر (صاحب ایمان) زندہ رہے گا کیونکہ (عبادت) ہی سے زندگی ہے۔

حضرت (بانی سلسلہ) فرماتے ہیں "روح اور جسم کا باہم خدا تعالیٰ نے ایک تعلق رکھا ہوا ہے اور جسم کا اثر روح پر پڑتا ہے۔ مثلاً اگر ایک شخص تکلف سے رونا چاہے تو آخر اس کو رونا آ ہی جائے گا اور ایسا ہی جو تکلف سے ہنسنا چاہے اسے ہنسی آ ہی جاتی ہے" یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس سے کوئی دنیا میں انکار نہیں کر سکتا۔ زور لگا کے اگر آپ رونے کی کیفیت طاری کریں گے تو رونا آ ہی جائے گا، زور لگا کر ہنسی کی کیفیت طاری کریں تو ہنسی آ ہی جاتی ہے۔ تو حضرت (بانی سلسلہ) ان لوگوں کو مخاطب ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہمیں رونا نہیں آتا (عبادت) میں۔ آپ نے فرمایا تکلف کرو، کوشش کرو۔ اور یہ تکلف جائز ہے، یہ بناوٹ نہیں ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کو یاد کرنے کے لئے جو روح کی کیفیت ہے اس رونے میں مضمر ہے جو خدا کی یاد کے ساتھ آنا چاہئے۔ اگر وہ نہیں ہے تو یہاں تکلف ناجائز نہیں اور چونکہ اس تکلف کا اپنی ذات سے تعلق ہے، لوگوں کے سامنے منہ بنانے سے تعلق نہیں ہے اس لئے اسے ہرگز منافقت قرار نہیں دیا جا سکتا۔

فرماتے ہیں "اسی طرح پر (عبادت) کی جس قدر حالتیں جسم پر وارد ہوتی ہیں مثلاً کھڑا ہونا، رکوع کرنا، اس کے ساتھ روح پر بھی اثر پڑتا ہے۔" یہ مضمون بیان فرمانے کے بعد پھر (حضرت بانی سلسلہ) فرماتے ہیں۔ "جب انسان نیاز مندی کے انتہائی مقام پر پہنچتا ہے تو اس وقت وہ سجدہ ہی کرنا چاہتا ہے۔ جانوروں تک میں بھی یہ حالت مشاہدہ کی جاتی ہے۔ کتے بھی جب اپنے مالک سے محبت کرتے ہیں تو آ کر اس کے پاؤں پر اپنا سر رکھ دیتے ہیں۔" اب یہ مثال دیکھیں کتنی سچی مثال ہے۔ کتے بھی جب اپنے مالک سے محبت کا اظہار کرنا چاہتے ہیں تو اپنا سر اس کے پاؤں پر رکھ دیتے ہیں۔ میں نے بھی بچپن میں شکار کے شوق میں کتے پالے ہوئے تھے یا گھر کی حفاظت کے لئے اور اسی لئے آخر ان کو رخصت کرنا پڑا کیونکہ مجھے اس سے بڑی گھبراہٹ ہوتی تھی کہ وہ اپنی محبت کا اظہار میرے پاؤں چاٹ کر کیا کرتے تھے۔ اور کتوں کے چاٹنے سے جو انسان میں '(ایمان والوں) میں ایک طبعی کراہت ہے اس کی وجہ سے آخر مجھے ان کو رخصت کرنا پڑا۔ لیکن حضرت (بانی سلسلہ) کی اس بات کے ساتھ مجھے وہ واقعہ یاد آ گیا کہ بچپن میں میں نے خود دیکھا ہوا ہے جب مالک گھر میں داخل ہوتا ہے تو جب آپ کتوں سے پیار کرتے ہیں، ان کی روٹی کا خیال رکھتے ہیں، ان کی آسائش کا خیال رکھتے ہیں تو وہ دوڑ کر آ کر پاؤں چاٹنے لگتے ہیں اور ایک قسم کا سجدہ کر دیتے ہیں مالک کو۔

حضرت (بانی سلسلہ) فرماتے ہیں۔ "کتے بھی جب اپنے مالک سے محبت کرتے ہیں تو آ کر اس کے پاؤں پر اپنا سر رکھ دیتے ہیں اور اپنی محبت کے تعلق کا اظہار سجدے کی صورت میں کرتے ہیں۔ اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ جسم کو روح کے ساتھ ایک خاص تعلق ہے۔ ایسا ہی روح کی حالتوں کا اثر جسم پر نمودار ہو جاتا ہے۔ جب روح غمناک ہو تو جسم پر بھی اس کے آثار ظاہر ہوتے ہیں" اس حقیقت میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ اگر روح غمناک ہو تو جسم پر بھی اس کے آثار ظاہر ہوتے ہیں" اس حقیقت میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ اگر روح غمناک ہو تو اس کے نتیجے میں بہت سی جسمانی بیماریاں لگ جاتی ہیں۔ اور ہومیو پیتھی کا آج کل جماعت میں چرچا ہے سب ہومیو پیتھ جانتے ہیں اس اثر کو کہ اگر صدمے کے نتیجے میں فوری طور پر صدمے کا ازالہ نہ کیا جائے تو گہری تازندگی چمٹ رہنے والی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔

پس حضرت (بانی سلسلہ) اس حقیقت کو بھی سمجھتے تھے اور باوجود اس کے کہ ہومیو پیتھی سے کوئی تعلق نہیں تھا یہ ایک بنیادی حقیقت ہے کہ روح پہ صدمے کے اثر سے لازماً جسمانی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ اس سوال کا جواب دیتے ہیں "کبھی (عبادت) میں لذت آتی ہے اور کبھی لذت جاتی رہتی ہے اس کا کیا علاج ہے۔"

اس ضمن میں ایک بات تو میں یہ بتا دوں اور یہ ایک تنبیہہ ہے کہ جس طرح لوگوں نے ہر طرف سے (عبادت) کے خطبات کے نتیجے میں اپنی (عبادات) کی طرف توجہ شروع کی ہے مجھے بعضوں کے متعلق خدشہ ہے کہ وہ ضرورت سے زیادہ نہ کر دیں اس کا دماغ پر اثر ہو سکتا ہے۔ بہت سے ایسے کمزور انسان ہوتے ہیں جو جلدی میں روحانی مراتب چاہتے ہیں اور کچھ دیر کے بعد ان کے دماغ کو یہ کوفت اتنی چڑھ جاتی ہے کہ خیالی مراتب کے تصور میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور رفتہ رفتہ وہ مذہبی جنونی بن جاتے ہیں۔ اس لئے (۔) اس نصیحت کو کبھی نہ بھولیں کہ جو نیکی کا سفر ہے اس میں آہستگی رکھیں، آرام سے سفر کریں۔ کبھی قیلولہ بھی کر لیا کریں اور کبھی جب موسم خوشگوار ہو، جب خدا تعالیٰ کی طرف سے ایسی ہوائیں چلیں کہ جب اس کی عبادت کی طرف خود بخود توجہ پیدا ہوتی ہے اس وقت زیادہ زور سے قدم ماریں۔ یہ طریق ہے جس پر چل کر (اللہ نے چاہا تو) کبھی کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا اور اسی عنوان سے میری توجہ اس طرف گئی ہے کہ بعض دفعہ ویسے ہی کبھی لذت آتی ہے کبھی چلی جاتی ہے اور یہ منافقت کی علامت نہیں ہے۔ انسانی فطرت ایک زور مارتی ہے پھر کچھ تھک کر آرام کرتی ہے۔ یعنی وہ لوگ جن کے جسم ہمیشہ (عبادت) میں لذت نہیں پاتے ان کا تھکنا لازمی امر ہے اور یہ کسی بدی کی علامت نہیں ہے۔ یہ سالک جو ابتداء میں سفر کرتا ہے اس کو اسی طرح تجربہ ہوا کرتا ہے کہ دوام کے طور پر اپنی (عبادت) کی حالت کو ایک جیسا نہیں رکھ سکتا۔

(حضرت بانی سلسلہ) فرماتے ہیں۔ "ہمت نہیں ہارنی چاہئے بلکہ اس کے کھوئے جانے کو محسوس کرنے اور پھر اس لذت کو حاصل کرنے کی سعی کرنی چاہئے" فرمایا آپ کے ہاتھ سے کچھ کھویا گیا اگر آپ احساس رکھیں گے کہ کچھ کھویا گیا ہے تو یہ احساس بہت اہم ہے اور فکر میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے کہ کچھ کھویا گیا ہے۔ فکر میں مبتلا ہونے کی ضرورت تو ہے مگر اگر فکر میں مبتلا ہوتے ہیں تو وہ جو کھویا گیا تھا وہ پھر حاصل ہوگا، یہ مطلب ہے۔ فرماتے ہیں "جیسے چور مال اڑا کر لے جاوے تو اس کا افسوس ہوتا ہے" اگر (عبادت) میں لذت جاتی رہے تو افسوس ضرور کرنا چاہئے جیسے مال کے کھوئے جانے کا افسوس ہوتا ہے اور "پھر انسان کوشش کرتا ہے کہ آئندہ کو اس خطرے سے محفوظ رہے" جب دنیاوی مال چور اڑا کر لے جائے تو جو دکھ ہوتا ہے اس کے نتیجے میں بعض دفعہ الارم لگائے جاتے ہیں، کھڑکیوں دروازوں کو مضبوط کیا جاتا ہے تو (حضرت بانی سلسلہ) فرما رہے ہیں اس کا یہ نتیجہ نکلنا چاہئے کہ تم اپنی (عبادت) کی حفاظت کے مزید سامان کرو۔ "اس لئے معمول سے زیادہ ہوشیاری اور مستعدی سے کام لیتا ہے۔ اسی طرح جو خبیث (عبادت) کے ذوق اور انس کو لے گیا ہے اس سے کس قدر ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے" جو خبیث لے گیا ہے، مراد ہے شیطان، جسمانی ڈاکہ مارنے والے بھی گندے لوگ ہوا کرتے ہیں مگر شیطان کو خبیث کہا گیا ہے اور فرمایا "جو خبیث (عبادت) کے ذوق اور انس کو لے گیا ہے" اس نے گویا ڈاکہ مار دیا ہے اور وہ تمہاری (عبادت) کی لذتوں کو لے اڑا ہے۔ "اس سے کس قدر ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے اور کیوں نہ اس پر افسوس کیا جائے" جسمانی نقصان پر جس طرح آپ افسوس کرتے ہیں اگر روحانی نقصان پر اس طرح افسوس کریں تو اللہ تعالیٰ پھر وہ تقویت عطا کرتا ہے جس کے نتیجے میں آپ اپنی (عبادات) کی حفاظت کر سکتے ہیں۔

فرماتے ہیں "وہ بے فکر اور بے غم نہ ہو۔ (عبادت) میں بے ذوقی کا ہونا ایک سارق کی چوری اور روحانی بیماری ہے" ایک چور نے آپ کی چیزیں اڑا لی ہیں۔ "جیسے ایک مریض کے منہ کا ذائقہ بدل جاتا ہے تو وہ فی الفور علاج کی فکر کرتا ہے۔ اسی طرح پر جس کا روحانی مذاق بگڑ جاوے اس کو بہت جلد اصلاح کی فکر کرنی لازم ہے۔" اب یہاں پہنچ کر جو پہلی مثال تھی اس کو چھوڑ دیا

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے اور عرف عام میں ایک ایسی بات کی ہے جو ہر ایک کی سمجھ میں واضح طور پر آسکتی ہے۔ وہ غبیث کی چوری کا جو ذکر ہے وہ ایک ایسا مفہوم ہے جو شاید آپ کا تصور اس کو پکڑ نہ سکے لیکن یہ بات آپ کو معلوم ہے۔ فرماتے ہیں بسا اوقات اچھا کھانا تو نصیب ہوتا ہے مگر اس کھانے کا ذوق جاتا رہتا ہے اور یہ ذوق کا جانا بیماری کے نتیجے میں ہوا کرتا ہے۔ اچھے اسے اچھا کھانا آپ کے سامنے پیش ہو اگر آپ بیمار ہوں گے اور ذوق نہیں ہو گا تو کھانے کا کوئی مزہ نہیں آئے گا۔ پس یہ کھانے کا تو قصور نہیں ہے یہ تو کھانے والے کا قصور ہے۔ اس کی زبان کا قصور ہے جو اسے چکھ رہی ہے اور مزہ نہیں حاصل کر رہی۔ پس اس پہلو سے حضرت (بانی سلسلہ) نے جو (عبادت) کا تجزیہ فرمایا ہے اس کو پیش نظر رکھیں۔

اس کے بعد فرماتے ہیں۔ "حقیقی" (عبادت) "یاد رکھیں یہ (عبادت) ایسی چیز ہے جس سے دنیا بھی سنور جاتی ہے اور دین بھی" بہت سے لوگ ہیں جن کو سر دست دنیا تو عزیز ہے (عبادت) اتنی عزیز نہیں۔ اگر یہ بات اپنے پلے باندھ لیں کہ (عبادت) دین کے لئے نہیں دنیا کے لئے بھی ضروری ہے تو یہ بات ایسی ہے جس کو ہر (صاحب ایمان) کو یاد رکھنا چاہئے۔ کیونکہ دنیا کی ضرورتیں تو لاحق ہیں ہی اس کو 'ان کے لئے دیکھو کیا کیا تدبیریں کرتا ہے 'کیا کیا کوششیں بجالاتا ہے' فرمایا "(عبادت) تو وہ چیز ہے جس کے (کرنے) سے ہر ایک طرح کی بد عملی اور بے حیائی سے بچایا جاتا ہے مگر جیسے کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں اس طرح کی (عبادت کرنی) انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہے۔ یہ طریق خدا کی مدد اور استعانت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔"

فرماتے ہیں۔ "خدا کی مدد اور استعانت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا" پس (عبادت) میں صبر کے ساتھ جو استعانت کی تلقین ہے اس کا مرجع بھی (عبادت) ہی ہے۔ یعنی خدا سے صبر کے ساتھ اور استقامت کے ساتھ مدد مانگو مگر اول مدد یہ ہو کہ اللہ تمہیں (عبادت) نصیب کرے۔ حضرت (بانی سلسلہ) فرماتے ہیں۔ "جب تک انسان دعاؤں میں نہ لگا رہے اس طرح کا خشوع و خضوع پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے چاہئے کہ تمہارا دن اور تمہاری رات غرض کوئی گھڑی دعاؤں سے خالی نہ ہو" جن لوگوں کے لئے (عبادت) میں لمبا عرصہ کوشش ممکن نہیں یعنی ابھی ان کو اس کا سلیقہ نہیں آیا 'ابھی اس کا بوجھ محسوس ہوتا ہے ان کا یہ علاج ہے۔ عام دن کی گھڑیوں میں جب وہ باقاعدہ نظم و ضبط میں باندھے ہوئے نہیں ہوتے وہ آزاد ہوتے ہیں سوچنے میں' چلنے پھرنے میں' ہر چیز میں' فرمایا اسی وقت بھی دعائیں کرو۔ جب بھی خیال آئے دعا کرو کہ اللہ جس طرح ہمیں اس ظاہری آزادی میں مزہ آرہا ہے اس پابندی میں بھی مزہ آجائے جو تیری خاطر برداشت کرتے ہیں۔ اور یہ آزادی پابندی دکھائی دے اور پابندی جس میں ہم تیرے حضور حاضر ہوں وہ آزادی دکھائی دے۔ یہ دعا ہے جس کو اگر آپ جس طرح حضرت (بانی سلسلہ) نے نصیحت فرمائی ہے مانگیں گے تو (دنیا صاحب ایمان کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے) کے معنے آپ کو سمجھ آجائیں گے۔ اصل یعنی حقیقی معنے کہ (صاحب ایمان) خود بھاگ بھاگ کر قید خانے میں دوڑتا ہے جس کو کافر قید خانہ دیکھ رہا ہے اور جس کو جنت پاتا ہے اس سے گھبرا گھبرا کر وہ اپنے قید خانے کی طرف چلا جاتا ہے کیونکہ اس کی جنت وہاں ہوتی ہے۔ پس یہ بظاہر ایک متضاد بات ہے مگر وہ حدیث جس کا میں نے ذکر کیا ہے اس میں حقیقت میں یہی مضمون ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ تم بھی جنت میں چلے جاؤ۔ (دنیا صاحب ایمان کے لئے قید خانہ) میں یہ نصیحت ہے کہ وہ سجن تو ہے مگر (ایمان والے) کے لئے وہی ہے (ایمان والا) خود چاہتا ہے۔ اس پر کوئی جبر نہیں ہے۔ وہ سجن اس سے چھوڑا نہیں جاتا۔ بھاگ بھاگ کر قید خانوں میں مبتلا ہوتا ہے۔ پس آج کے ایام جو (بابرکت مہینہ) کے قریب ہیں ان پر یہ حدیث اور بھی زیادہ شدت کے ساتھ اطلاق پائے گی کہ (بابرکت مہینہ) کی قید جو بظاہر قید ہے اس میں آپ باہر نکل کر دیکھیں گے تو دنیا طرح طرح کے عیش و عشرت میں مبتلا ہو گی اور پارکوں میں گند ہو گا' گلیوں میں گند ہو گا جہاں سے آپ گزریں گے نظر اٹھانا مشکل ہو گی اور آپ نے خدا کی خاطر ایک قید قبول کی ہو گی۔ یہی قید ہے جو در اصل جنت ہے اور وہ جنت جو انہوں نے بنائی ہوئی ہے وہ جہنم ہے۔ اس بات کو ہمیشہ مد نظر رکھیں تو آپ کا (بابرکت مہینہ) نسبتاً زیادہ آسانی اور سہولت سے گزرے گا۔

حضرت (بانی سلسلہ) اب نہایت ہی پیارے الفاظ میں تقویٰ کی تلقین کرتے ہیں کیونکہ تقویٰ ہی (عبادت) کی جان ہے اور تقویٰ (عبادت) کے ساتھ ساتھ ترقی کرتا ہے۔ اور ایسا گہرا تعلق ہے کہ (عبادت) تقویٰ میں جان ڈالتی ہے' تقویٰ (عبادت) میں جان ڈالتا ہے فرمایا "کل یعنی 22 جون 1899ء بہت دفعہ خدا کی طرف سے الہام ہوا کہ تم لوگ متقی بن جاؤ اور تقویٰ کی باریک راہوں پر چلو تو خدا تمہارے ساتھ ہو گا" 22- جون 1899ء بار بار یہ الہام ہوا ہے۔ اب تھوڑا عرصہ رہ گیا ہے اس صدی کے گزرنے میں اور اگلی صدی میں داخل ہونے سے پہلے حضرت (بانی سلسلہ) کو یہ الہام بار بار ہوا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اگلی صدی کا گیٹ ہونا چاہئے۔ دنیا میں بھی بہت گیٹ سجائے جائیں گے جن سے گزر کر وہ اگلی صدی میں داخل ہو رہے ہوں گے۔ حضرت (بانی سلسلہ) کو یہ گیٹ عطا کیا گیا ہے جو تقویٰ کا گیٹ ہے اور جون 1899ء کا الہام ہے۔ پس بلاشبہ ہمارے لئے بھی آج یہی الہام ہے جو ہمارے حالات پر چسپاں ہو رہا ہے اور اگلی صدی میں داخل ہونے سے پہلے ہمیں اس کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔

فرماتے ہیں "تم لوگ متقی بن جاؤ" یہ الہام ہوا ہے بار بار اور "تقویٰ کی باریک راہوں پر چلو تو خدا تمہارے ساتھ ہو گا" **اگر اگلی صدی سے پہلے ہم عزم صمیم لے کر اس الہام کے سہارے سے داخل ہوں اور اس یقین سے داخل ہوں کہ خدا ہمارے ساتھ ہے تو ساری صدی ہماری' ساری دنیا ہماری ہے۔ جو خدا کی صدی ہے اور خدا کی دنیا ہے وہ انہی کی ہو گی جن کے ساتھ خدا ہے۔** اس کے بعد حضرت (بانی سلسلہ) فرماتے ہیں۔ "اس سے میرے دل میں بڑا درد پیدا ہوتا ہے۔" اس الہام کے ساتھ بڑا دل میں درد پیدا ہوتا ہے۔ "میں کیا کروں کہ ہماری جماعت سچا تقویٰ اور طہارت اختیار کر لے" یہ کیفیت تھی حضرت (بانی سلسلہ) کے دل کی آپ لوگوں کے لئے جو اس وقت اگلی صدی کے سر پر کھڑے ہیں۔ جو کیفیت اس وقت جماعت کے متعلق آپ کی تھی یہ اب وہی کیفیت ہے اور ابھی بھی اس الہام کے تابع ہمیں (حضرت بانی سلسلہ) کے دردناک دل کی دعائیں پہنچ رہی ہیں۔

پھر فرمایا "میں اتنی دعا کرتا ہوں کہ دعا کرتے کرتے ضعف کا غلبہ ہو جاتا ہے اور بعض اوقات غشی اور ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی ہے" تقویٰ کمانا آسان نہیں ہے' جن کو خدا نے امام بنایا تھا' آپ کے دل کی یہ کیفیت ہے۔ حقیقت میں اب جو میں یہ نظارے دیکھ رہا ہوں کہ جماعت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی کثرت سے تقویٰ کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے تو میں آپ کو بتاتا ہوں کہ ایک ذرہ بھی میرے دل میں یہ وہم نہیں کہ یہ کچھ میری وجہ سے ہے۔ بلاشبہ یہ حضرت (بانی سلسلہ) کا زمانہ ہے۔ ہر صدی آپ کی ہے اور ہر صدی کے سر پر کھڑے ہو کر آپ بول رہے ہیں اور آپ کی زبان کی طاقت ہے جو خدا سے طاقت پاتی ہے پھر اگلی صدی متبرک ہو جاتی ہے اور اس میں نیکی کی لہریں دوڑنے لگتی ہیں۔ پس حضرت (بانی سلسلہ) کے الفاظ میں آپ ہی کی دعاؤں کے ساتھ میں آپ کو وہ عبارت پڑھ کر سناتا ہوں کہ آپ کیا چاہتے ہیں۔

"جب تک کوئی جماعت خدا تعالیٰ کی نگاہ میں متقی نہ بن جائے خدا تعالیٰ کی نصرت اس کے شامل حال نہیں ہو سکتی" اب یہ جو عبارت میں پڑھ کر سنا رہا ہوں یہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے ایک خط میں سے لی گئی ہے جو 23- جون 1899ء کو آپ نے لکھا اور الحکم میں یہ بعد میں شائع ہوا۔ آپ اسی مجلس میں موجود تھے جس میں حضرت (بانی سلسلہ) نے اس رات کے الہام کا ذکر کیا۔ چنانچہ مولوی عبدالکریم صاحب کی یہ تحریر ہے۔ جو الفاظ ہیں جس قدر ان کو یاد تھے وہ حضرت (بانی سلسلہ) ہی کے الفاظ ہیں۔ فرمایا جو آیا ہے یہاں اس سے میں کہہ رہا ہوں۔ یہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے الفاظ میں ہے۔ فرمایا "جب تک کوئی جماعت خدا تعالیٰ کی نگاہ میں متقی نہ بن جائے خدا تعالیٰ کی نصرت اس کے شامل حال نہیں ہو سکتی۔"

فرمایا "تقویٰ خلاصہ ہے تمام صحف مقدسہ اور توریت اور انجیل کی تعلیمات کا" اب اس میں تقویٰ کو (دین حق) سے خاص نہیں فرمایا گیا۔ فرمایا تقویٰ تو ہر مذہب کی جان ہے۔ یہ خیال نہ کرو کہ صرف (دین حق) ہی تقویٰ کی بات کرتا ہے تمام مذاہب کی روح اور تمام مذاہب کی جان تقویٰ میں تھی۔ "تقویٰ خلاصہ ہے تمام صحف مقدسہ اور توریت اور انجیل کی تعلیمات کا۔ (کلام الٰہی) نے ایک ہی لفظ میں خدا تعالیٰ کی عظیم الشان مرضی اور پوری رضا کا اظہار کر دیا ہے" فرمایا "میں اس فکر میں بھی ہوں" اب یہ غور سے سننے والی بات ہے۔ "میں اس فکر میں بھی ہوں کہ اپنی جماعت میں سے سچے متقیوں' دین کو دنیا پر مقدم کرنے والوں اور منقطعین الی اللہ" یعنی وہ لوگ جو اللہ کی خاطر دنیا کو تج دیتے ہیں اور خدا کی طرف رجوع کرتے ہیں ان "کو الگ کر دوں اور بعض دینی کام انہیں سپرد کروں اور پھر میں دنیا کے ہم و غم میں مبتلا رہنے والوں اور رات دن مردار دنیا ہی کی طلب میں جان کھپانے والوں کی کچھ بھی پرواہ نہ کروں" امر واقعہ یہ ہے کہ اس وقت حضرت (بانی سلسلہ) کی یہ خواہش بڑی شان سے پوری ہو رہی ہے اور کثرت سے وہ ہیں جو دنیا کمانے والے' دنیا میں جان کھپانے والے تھے مگر اب نہیں رہے۔ اور آپ کے دل کی بے قراری کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح قبولیت بخشی ہے کہ اب ان کو الگ کر کے باقیوں کو پیچھے چھوڑنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی ضرورت نہیں رہی۔ مسلسل ان لوگوں میں سے وہ نکل رہے ہیں‘ ایسے لوگ نکل رہے ہیں جو خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہمہ تن خدمت دین میں مصروف ہیں اور زیادہ سے زیادہ مصروف ہوتے چلے جارہے ہیں۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب لکھتے ہیں۔ ”رات کس درد سے حضرت امام فرماتے ہیں آہ اب تو خدا کے سوا کوئی ہمارا نہیں رہا“ یہ تقویٰ کے الہامات کا نتیجہ تھا جو رات کو ہو رہے تھے۔ کتنی گہری نظر ڈالی ہے۔ یہ خیال نہیں کیا کہ تقویٰ کی تعلیم ہے تقویٰ پہ (اللہ نے چاہا تو) ہم عمل کریں گے۔ یہ محسوس ہوا ہے کہ تقویٰ کے بغیر ہماری زندگی کا کوئی بھی سہارا اب نہیں رہا اور تقویٰ کی طرف توجہ اس لئے دی جارہی ہے کہ اگر نہ دی تو کچھ بھی نہیں رہے گا۔ یہ غم تھا جو آپ کی جان کو لگ گیا۔ ”آہ اب تو خدا کے سوا کوئی ہمارا نہیں رہا۔ اپنے پرائے سب ہی اس پر تلے ہوئے ہیں کہ ہمیں ذلیل کر دیں۔ رات دن ہماری نسبت مصائب اور گردشوں کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔ اب اگر خدا تعالیٰ ہماری مدد نہ کرے تو ہمارا ٹھکانہ کہاں“ یہی کیفیت بعینہٖ اس وقت پوری ہو رہی ہے۔

صرف پاکستان کا ذکر نہیں ہے دنیا میں ہر جگہ جہاں بھی جماعت ترقی کر رہی ہے رات دن لوگ اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں اور منصوبے بنا رہے ہیں اور طرح طرح کی جھوٹی باتیں جماعت کے اندر مشہور کر رہے ہیں کہ جس کے نتیجے میں ان ملکوں کی زمینیں ان پر تنگ ہو جائیں‘ جس کے نتیجے میں ان کے دوست دشمن ہو جائیں۔ یہ وہ کیفیت ہے جس سے بچنے کے لئے تقویٰ کی ضرورت ہے۔ پس آپ فرماتے ہیں۔ ”اب اگر خدا تعالیٰ ہماری مدد نہ کرے تو ہمارا ٹھکانہ کہاں“ پس میں جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ دنیاوی کوششوں کو بجالانے کی طرف محض اس حد تک توجہ کریں کہ امتثال امر ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ نے یہ امر فرمایا ہے کہ دنیا کی کوششیں بھی تم نے ضرور کرنی ہیں۔ محض اس خیال سے جس حد تک ممکن ہوتا ہے ہم کوشش کرتے ہیں۔ ہر تدبیر کو بروئے کار لاتے ہیں لیکن کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی ان تدبیروں پر توکل نہیں ہوتا کیونکہ ان تدبیروں میں جان خدا نے ڈالنی ہے اور اگر غور سے دیکھیں تو وہ تدبیریں وہی ہیں جو آسمان سے اترتی ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی دل میں ڈالتا ہے۔ پس تدبیروں پر انحصار نہیں۔ تدبیروں پہ عمل اس لئے ضروری ہے کہ خدا نے بجھائی ہیں اور یہ مضمون (کلام الٰہی) میں مختلف صورتوں میں بیان ہوا ہے کہ (-) کہ دشمن تدبیریں کرتا ہے خدا قادر مطلق ہے چاہے تو ایک عذر سے ان کی ساری تدبیریں ملیامیٹ کردے۔ مگر فرمایا (-) میں بھی تدبیر کرتا ہوں۔ کچھ وہ تدبیر ہے جو آسمان پر از خود حرکت میں آجاتی ہے اور ہمیں دکھائی نہیں دیتی لیکن پوری ہو کر رہتی ہے۔ کچھ وہ تدبیر ہے جو آسمان سے دلوں پر اترتی ہے اور اس کا کچھ ذکر میں نے کل کے ہندوستان کے خطاب میں بھی کیا تھا کہ وہ تدبیریں ہم اس لئے بجالاتے ہیں ان تدبیروں کے احترام کے ساتھ‘ ان کو چومتے ہوئے کہ وہ اللہ تعالیٰ دل میں ڈالتا ہے۔ اور (-) یہ بھی ایک مضمون ہے کہ دشمن جو تدبیریں کر رہا ہے اس کے مقابل پر میں بھی اپنی جماعت کو یعنی خدا والوں کو تدبیریں سکھاؤں گا اور ان کے دلوں پہ تدبیریں الہام کروں گا اور ان تدبیروں میں برکت ڈالوں گا۔ پس ان تدبیروں کو بجالانا اس لئے بھی ضروری ہے کہ ایک تو امتثال امر کا معاملہ ہے۔ ایک یہ کہ اللہ نے اتاری ہیں۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت ایسی ساری تدبیروں کو بڑی کوشش اور ہمت اور دعا کے ساتھ بروئے کار لائے گی جو میری طرف سے ان کو بھیجی جاتی ہیں۔ اور سب دنیا میں ان تدبیروں کو بھجوانے کا ایک سلسلہ جاری ہے۔ ان کو عزت کے ساتھ قبول کریں ان کی دنیاداری نہ سمجھیں۔ جان لیں کہ یہ تدبیریں اللہ نے عطا فرمائی ہیں اور پورے احترام کے ساتھ ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔ پس اس نصیحت کے ساتھ میں آج کے اس خطبے کو ختم کرتا ہوں اور میں امید رکھتا ہوں کہ آپ (اللہ نے چاہا تو) اس پر پوری طرح عمل کریں گے۔

ہو گیا آخر نمایاں فرق نور و نار کا

جب دلِ صافی میں اترا عکس روئے یار کا
بن گیا وہ بحرِ عالم آئینہ ابصار کا

جس نے دیکھا اُس کو اپنی ہی جھلک آئی نظر
مدّتوں جھگڑا چلا دنیا میں ”نور و نار“ کا

خوب بھڑکی آگ عالم بن گیا ”دارالفساد“
ابتدا سے کام ہے ”ہیزم کشی“ اشرار کا

پر خدا سے ڈرنے والے کب ڈرے اغیار سے!
بڑھ کے کب آگے قدم پیچھے ہٹا اخیار کا!

سب سے افضل تھے مگر اصحابِ ختم المرسلینؐ
خُلق میں کامل نمونہ عشق کے کردار کا

نرغۂ اعداء میں گھر کر بھی نہ ”ڈر“ جانا کبھی
خواہشِ اعلائے حق تھی شوق تھا دیدار کا

کر دیئے سینے سپر مرتے گئے بڑھتے گئے
منہ پھرایا کفر کے ہر لشکرِ جرّار کا

آسماں شاہد ہے ہاں اب تک زمیں کو یاد ہے
کانپ جانا نعرۂ تکبیر سے کفار کا

عشق میں تحلیل روحیں چُور زخموں سے بدن
سایۂ شمشیر میں پیغام دینا یار کا

ابرِ رحمت ہو کے جب سارے جہاں پر چھا گئے
کہدیا شیطاں نے ہنس کر ”زور تھا تلوار کا“

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

مَیں ترا دَر چھوڑ کر جاؤں کہاں
چینِ دل آرامِ جاں پاؤں کہاں

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم حاکم محمود صاحب مربی سلسلہ پولینڈ کے کے چھوٹے بھائی مکرم رافع کریم کو اللہ تعالیٰ نے چھ بیٹیوں کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت صاحب نے نومولود کا نام فاتح احمد عطا فرمایا ہے۔ جو مکرم چوہدری فضل کریم صاحب کریم میڈیکل ہال فیصل آباد کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر ارشاد احمد صاحب (وفات یافتہ) کا نواسہ ہے۔

مکرم حامد کریم صاحب مربی پولینڈ کے بھانجے مکرم محمد ناصر صاحب فرینکفرٹ کو اللہ تعالیٰ نے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت صاحب نے نومولود کا نام "حاشر احمد" عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب محراب پور سندھ کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر ارشاد احمد صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب کرام سے دونوں بچوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں نیک اور خادم دین بنائے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ناصر احمد صاحب کو مورخہ 98-3-21 کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام خالد منصور احمد تجویز ہوا ہے۔

نومولود مکرم عبدالسلام صاحب (وفات یافتہ) ناصر آباد ربوہ کا پوتا مکرم مرزا ممتاز احمد صاحب دفتر وکالت علیاء تحریک جدید کا نواسہ اور مکرم ڈاکٹر شیر محمد عالی صاحب (وفات یافتہ) کا پڑنواسہ ہے احباب کرام دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح اور خادم دین بنائے۔

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم مبارک محمود احمد صاحب مربی سلسلہ کو مورخہ 28 نومبر 1997ء کو دوسری بچی سے نوازا ہے جس کا نام قانتہ محمود رکھا گیا ہے عزیزہ مکرم سیف علی شاہد صاحب سابق قائد ضلع تھرپارکر کی پوتی اور مکرم محمد حسین صاحب زعیم انصار اللہ مصطفیٰ فارم ضلع عمرکوٹ کی نواسی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو خدمت دین کی توفیق عطا کرے اور لمبی عمر سے نوازے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم عبدالسلام اسلم صاحب ابن مکرم عبدالغنی صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ کو مورخہ 97-12-19 کو بیٹے سے نوازا ہے جو مکرم مرزا عبدالرحمان صاحب آف کوئٹہ کا نواسہ ہے۔ حضرت صاحب نے اس کا نام عصام احمد نوید مرحمت فرمایا ہے۔ اور بچے کو تحریک وقف نو میں شامل فرمالیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرمہ شوکت جہاں بیگم صاحبہ (اہلیہ ملک ظہور الدین صاحب وفات یافتہ آف مورو سندھ) حال سرسید ٹاؤن کراچی بعمر 72 سال برین ہیمبرج کی علالت سے مورخہ 19 مارچ 1998ء کو کراچی میں وفات پاگئیں۔ موصوفہ محترم ملک فقیر اللہ صاحب (ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز) رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی دختر تھیں آپ موصیہ تھیں آپ کا جنازہ مورخہ 21 مارچ کو لان صدر انجمن احمدیہ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مولانا عطاء الکریم شاہد صاحب نے دعا کروائی۔ احباب سے موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم رانا عبدالعزیز خان صاحب ریٹائرڈ اسسٹنٹ انجینئر کھاد فیکٹری ملتان (حال حسن آباد ملتان) مورخہ 98-3-11 کو حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ اگلے روز ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ جہاں بعد مغرب بیت مبارک میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے جنازہ پڑھایا اور بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ موصوف کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

یوم تحریک جدید 17- اپریل 1998ء منایا جائے

○ امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ سال رواں 1998ء کا پہلا یوم تحریک جدید مورخہ 17- اپریل 1998ء بروز جمعۃ المبارک منایا جائے جس میں احباب جماعت کو چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔ اس موقع پر امراء و صدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کرکے دیگر مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔ خطبات میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت عملی بیان کی جائے۔ اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر ہونے والے انعامات وافضال الٰہیہ کا احباب جماعت کے سامنے ذکر کیا جائے۔ درخواست ہے کہ جلسہ یوم تحریک جدید کی رپورٹ سے بھی مطلع فرمائیں۔ مربیان و معلمین کرام سے یوم تحریک جدید کو کامیاب بنانے اور اس کی رپورٹ بھجوانے کے لئے تعاون کی درخواست ہے۔

احباب و خواتین توجہ دیں

○ یکم اپریل سے دس اپریل 98ء تک کلام الٰہی کا عشرہ منایا جارہا ہے آیئے ہم سب ان دنوں میں پیارے آقا کی کلام الٰہی کی ترجمہ کی کلاس M.T.A سے ہر منگل اور بدھ رات 8 بجے سننے کی عادت بنالیں۔

(ایڈیشنل نظارت اصلاح وارشاد وقف عارضی)

نکاح

○ مکرمہ عزیزہ اسماء نون صاحبہ بنت مکرم میاں عبدالبصیر نون صاحب سکنہ سرگودھا کا نکاح مورخہ 23 مارچ 1998ء کو حضرت مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت احمدیہ سرگودھا نے محترم چوہدری خورشید غنی صاحب وڑائچ ابن مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب آف وہاڑی کے ساتھ ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر پڑھا اس موقعہ پر "نون ہاؤس" سرگودھا میں شہر کے معززین اور اعلیٰ افسران نے شرکت فرمائی ربوہ سے محترم صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب تشریف لائے حضرت مرزا صاحب نے موقعہ کی مناسبت سے خطبہ نکاح ارشاد فرمایا اور دعا کروائی احباب سے اس رشتہ کے مبارک ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم لعل دین صاحب میرا بھڑ کا آزاد کشمیر کا نکاح مورخہ 20 مارچ 1998ء کو ہمراہ مکرم قمر الزمان صاحب ابن مکرم محمد زمان صاحب، مکرم محمد اعظم فاروقی صاحب معلم وقف جدید نے بیت الذکر میرا بھڑ کا میں مبلغ 40 ہزار روپے حق مہر پر پڑھا اور اس کے ساتھ ہی تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی جس میں مکرم فاروقی صاحب نے ہی دعا کرائی۔ احباب کرام سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ ذیشان ملک ولد ملک انعام الٰہی صاحب رحیم یار خان شہر مورخہ 17 مارچ کو چھت پر کھیلتے ہوئے گر گیا ہے جس سے اس کے دونوں بازو ٹوٹ گئے ہیں موصوف وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

ا۔ جنوری 1991ء میں ہمارے پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 300 گھرانوں کے ایک ہزار سے زائد مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جارہی ہے۔

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کرکے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں۔ اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کر دیں۔

یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوش خبری دی گئی ہے۔

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جارہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔

(ا) اگر وہ اس مبارک تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکمشت کرسکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہو سکیں۔

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پاسکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔

ج۔ نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثا توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم، اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جاسکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کرکے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جاسکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 28 مارچ-1998ء
موسم : آسمان ابر آلود ہے
درجہ حرارت کم از کم 21 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 32 درجے سنٹی گریڈ

عالمی خبریں

بی بی سی نے پاکستان پولیس کے تشدد اور رشوت خوری کے حوالے سے اپنی ایک رپورٹ میں بتایا ہے کہ "پاکستان میں ایف آئی آر درج کرانا عام آدمی کے بس سے باہر ہے۔ پاکستان میں 90 فیصد لوگ پولیس کو دیکھ کر احساس تحفظ کی بجائے خوف میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ سیاسی اختلافات پر ہر قسم کے مقدمات درج ہو جاتے ہیں۔ پولیس کو واردات کی اطلاع دینے والوں سے مجرموں جیسا سلوک ہوتا ہے۔ بعض اہلکاروں نے ذاتی حوالات بنا رکھی ہے۔ جہاں تھانوں میں اندراج کے بغیر لوگوں پر تشدد ہوتا ہے۔ پولیس چاہے تو کسی کی جیب سے چرس پستول، فحش مواد برآمد کر سکتی ہے۔ اور نہ چاہے تو دن دیہاڑے کھلی گاڑیوں میں اسلحہ ادھر سے ادھر جاتا ہے۔

دیوار چین پر ایک دیو قامت کلاک نصب کر دیا گیا ہے۔ وائس آف امریکہ کے مطابق اس کلاک کی چوڑائی 45 میٹر اور اونچائی 6 میٹر ہے۔

برونائی کے جنگلات میں آگ لگنے سے دھواں اور دھند پھیلی ہوئی ہے۔ حکومت نے دو ہفتے کے لئے سکول بند کر دیئے ہیں اور شہریوں سے اپیل کی ہے کہ بارش کے لئے دو روز تک دعائیں کریں۔

امریکہ روس اور چار دوسرے ممالک نے سربیا کے صدر سلوبوڈان ملاسووچ کو چار ہفتوں کا الٹی میٹم دیا ہے کہ وہ البانوی اکثریت کو رعایتیں دے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو سربیا کے بیرون ممالک اثاثے منجمد کر دیئے جائیں گے۔

اسلامی کانفرنس تنظیم کے سیکرٹری جنرل عزیز الدین لاراکی نے اقوام متحدہ کے حقوق انسانی کمیشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسئلہ کشمیر کا حل جنوبی ایشیا میں امن و سلامتی کے لئے ضروری ہے اس لئے عالمی برادری جموں و کشمیر کے تنازع کو حل کرانے کے لئے موثر کارروائی کرے۔

صدر یلسن نے اپنے نئے مقرر کردہ وزیر اعظم کریانکو کی منظوری کے لئے ان کا نام پارلیمنٹ کو بھیج دیا ہے۔ صدر یلسن نے ملک کا بجٹ بھی منظور کر لیا ہے۔ صدر یلسن نے کہا ہے کہ کریانکو کا تقرر انقلابی اصلاحات نافذ کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ کے بحران کا ذمہ دار اسرائیل ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اقوام متحدہ کے رکن ممالک اسرائیل کو اشتعال انگیزی کا قصور وار تصور کرتے ہیں جس نے خیر سگالی کو کمزور کیا ہے اور جنگ و جدل کو ہوا دی ہے انہوں نے کہا کہ اسرائیل ان معاہدوں کا احترام کرے جس پر اس نے دستخط کئے ہیں۔

امریکی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں قیام امن کی بات چیت غیر ضروری تاخیر کا شکار ہو رہی ہے اور وقت ہاتھ سے نکلتا جا رہا ہے اسرائیل اور فلسطین کو چاہئے کہ از سر نو کوششیں شروع کریں اور جلد فیصلے کریں۔

اقوام متحدہ کے معائنہ کاروں کی ٹیم نے نامزد سفارتی نمائندوں کی موجودگی میں عراق کے ایک صدارتی محل کی مکمل تلاشی لی اور اعلان کیا کہ انہیں اس تلاشی کے دوران کچھ نہیں ملا۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ عراقی حکام نے ہر طرح سے مکمل تعاون کیا۔ سفارتی حلقوں اور اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹرز میں اس صورت حال پر اطمینان اور مسرت کا اظہار کیا گیا۔

امریکہ نے بھارت اور پاکستان دونوں کو خبردار کیا ہے کہ وہ نیوکلیائی ہتھیاروں کی دوڑ سے گریز کریں۔

حج بیت اللہ کے لئے دنیا کے مختلف ممالک کے 8 لاکھ مسلمان سعودی عرب پہنچ چکے ہیں۔

ملکی خبریں

وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ پنجاب میں اکثر تھانیدار کرپٹ ہیں 34 اضلاع کے لئے 34 ایمان دار افسر نہیں ملتے۔ امن و امان کا مسئلہ موجود ہے۔ لیکن یہ حکومت کا پیدا کردہ نہیں ہے۔ بلکہ ورثہ میں ملا ہے کرپٹ ایس ایچ او ڈکیتیاں ڈلواتے ہیں۔

پنجاب میں اسلحہ سمگلنگ روکنے کے لئے حکومت پنجاب نے ایکشن پروگرام تیار کر لیا ہے۔

وزیر اعظم پاکستان محمد نواز شریف کی ہدایت پر کراچی میں دہشت گردوں کے خلاف آپریشن شروع کر دیا گیا ہے۔ اور درجنوں سیاسی کارکن گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ گرفتار شدگان میں زیادہ تر ایم۔کیو۔ایم حقیقی کے ہیں۔ دونوں گروپوں کے رہنماؤں کے خلاف قتل کے مقدمات درج کر لئے گئے ہیں۔ ایجنسیوں کا کہنا ہے کہ خونریزی کی ذمہ دار دونوں جماعتیں ہیں۔

پشاور ہائی کورٹ نے بلدیاتی قانون میں تبدیلی کر کے یونین کونسل کے چیئرمین کو ضلع کونسل کا ممبر قرار دینے کے خلاف رٹ سماعت کے لئے منظور کرتے ہوئے انتخابی شیڈول پر عملدرآمد روکنے کے لئے حکم امتناعی جاری کر دیا ہے۔ اور سرحد میں بلدیاتی انتخاباتی الیکشن روک دیئے گئے ہیں۔

سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو اور دو دیگر ملزمان کے خلاف پی۔ آئی اے میں غیر قانونی بھرتیوں کے سلسلے میں سندھ ہائی کورٹ کے احتساب بنچ نے قابل ضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے ہیں۔

پنجاب میں بلدیاتی انتخابات 20 مئی کو ہوں گے پولنگ کی تاریخ کے التوا کا فیصلہ محرم کے تقدس، حجاج کرام کی واپسی اور امن و امان کی صورت حال کے پیش نظر کیا گیا ہے۔

نئی تعلیمی پالیسی کا اعلان حکومت نے کر دیا ہے۔ جس میں 2010ء تک شرح خواندگی 70 فی صد تک لانے کا عزم کیا گیا ہے۔ وفاقی وزیر تعلیم سید غوث علی شاہ نے نئی پالیسی کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ 2003ء تک سالانہ ملکی آمدنی کا 4 فیصد تعلیم پر خرچ کیا جائے گا۔

والی بال کے سات ٹیسٹ میچوں پر مشتمل سیریز کا پہلا ٹیسٹ تینوں گیمز میں پاکستان نے بھارت کو شکست دے کر جیت لیا ہے۔

بیت اقصیٰ میں خطبہ

ربوہ: 27 مارچ۔ آج یہاں بیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی اور خطبہ دیا۔ اس خطبہ میں آپ نے اراکین مجلس مشاورت کو تین دن خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں میں گزارنے کی تلقین فرمائی اور فرمایا کہ ان دنوں کا لمحہ لمحہ اور تمام اوقات دعاؤں اور ذکر الٰہی میں بسر کریں۔ اسی میں تمام برکتیں اور ...ہے۔

فینسی گولڈ سمتھ
محسن بازار اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212866 رہائش 212867

دعا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھراء کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھراء
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
300/ روپے
زود جام عشق خاص
سونے چاندی کی گولیاں
شباب آور موتی
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 21434 212434 FAX: 534

ہر قسم کی غیر ملکی کرنسی سے متعلق لین دین کا با اعتماد ادارہ
T. M. EXCHANGE
329-G PANORAMA CENTRE, THE MALL LAHORE (PAK)
TEL 6368656, 6368389, 6369064, 6303235
PLEASE CONTACT
AUSTRALIA DR. SHAHID CHOHAN Ph.2-93515108
CANADA USMAN MALIK Ph.416-663-1706
U.K. JEAN SHAW Ph.171-935-0911

تبادلہ پلاٹس
سرگودھا شہر کے سکنی و کمرشل پلاٹس کے تبادلہ میں • ربوہ • اسلام آباد • راولپنڈی میں زرعی، سکنی و کمرشل پلاٹس درکار ہیں
رابطے:
• سرگودھا فخر اسٹیٹ ایجنسی فخر احمد
212464/0341-775060 موبائل
• راولپنڈی اسلام آباد
لیڈرز محمد احمد خان
دفتر 552388 رہائش 593883
• ربوہ پولٹری ماسٹر خالد۔ زاہد
دفتر: 213115